Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	بدھ یکم شعبان ۱۴۱۰ھ، ۲۸ تبلیغ ۱۳۶۹ہش، ۲۸ فروری ۱۹۹۰ء	نمبر ۴۹

ترجمہ نماز کی اہمیت

"صرف نماز پڑھنا کافی نہیں، نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہیئے۔ خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ الفضل ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۹ء صٓ)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے۔ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے ربّ کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا .... مَیں نے جنّ اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدِ نظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزّتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصّہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آکر جان نکال لیتا ہے پس اس دھوکا سے خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کا وقت آجاوے اور تم خالی کے خالی ہی رہو۔ یہ شعر اچھا کہا ہے ؂

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

ایک دفعہ ہی پیام موت آجاتا ہے اور پتہ نہیں لگتا۔ انسانی ہستی بہت ہی ناپائیدار ہے۔ ہزارہا مرضیں لگی ہوئی ہیں۔ بعض ایسی ہیں کہ جب دامن گیر ہو جاتی ہیں تو اس جہان سے رخصت کر کے ہی رخصت ہوتی ہیں۔

جبکہ حالت ایسی نازک اور خطرناک ہے تو ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے خالق اور مالک خدا سے صلح کر لے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صٓ ۱۷۷-۱۷۸)

رُوحانی ترقّیات کے حصول کیلئے آداب کی اہمیت

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"چھوٹی سی چیز ہے کھانا کھاتے وقت دوسرے کے احساس کا خیال رکھو۔ اس کا بلا واسطہ رُوحانی بلندیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن بالواسطہ ہے کیونکہ جب تک انسان نہ بنے روحانی ترقیات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بیچ میں مدارج ہیں اور ان کا میں جان کے ذکر نہیں کر رہا۔ ضرورت نہیں۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کا خیال رکھو، یہ وحشت جو انسان کی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ جانور کھاتے وقت دوسرے کا خیال نہیں رکھتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ گھوڑی اپنے بچے کا بھی خیال نہیں رکھتی۔ میں بعض دفعہ باہر نکلتا ہوں تو اپنے ہاتھ سے برسیم ان کو دیتا ہوں، تو اگر ساتھ گھوڑی کا بچہ ہو تو حالانکہ گھوڑی کے

باقی صٓ پر

○ مکرم مولوی بشارت احمد خان صاحب رند معلم اصلاح و ارشاد بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان مورخہ ۴ فروری ۱۹۹۰ء رات ساڑھے گیارہ بجے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈیرہ غازیخان میں وفات پا گئے آپ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد گھر آ ۔ ہوئے فالج کے حملے سے اچانک بیمار ہوئے اور اس وقت سے تادم واپسیں بے ہوش رہے۔

بستی رنداں میں جماعتی کاموں کے سلسلہ میں بے حد مقبول تھے۔ موصوف نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ چھوڑی ہے۔

○ محترم صاحبزادہ سعید احمد صاحب ابن صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب آف بازید خیل (پشاور) یکم و دو فروری ۱۹۹۰ء کی درمیانی شب دماغ کی رگ پھٹنے سے وفات پا گئے۔

محترم صاحبزادہ سعید احمد صاحب مکرم صاحبزادہ جبیب الرحمان صاحب قلندر مومند ڈائریکٹر پشتو ڈکشنری پراجیکٹ کے برادرِ اصغر تھے اور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا پشاور سٹی میں ٹیچر تھے۔

موصوف کی نماز جنازہ ۲ فروری کو بعد نماز جمعہ ان کے آبائی گاؤں بازید خیل میں ادا کی گئی۔ جس میں پشاور اور گردو نواح کی احمدی جماعتوں کے احباب نے شرکت کی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک کم سن لڑکا سوگوار چھوڑے ہیں۔

○ مکرم حکیم محمد جمیل صاحب "محمدی دوا خانہ" مصری شاہ لاہور ۱۷ جنوری کو وفات پا گئے۔

قارئین کی خدمت میں ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر :۔ آغا سیف اللہ ، پرنٹر :۔ قاضی منیر احمد
مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت :۔ دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۸ ؍ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۔ ۲۸ ؍ فروری ۱۹۹۰ء

ذیلی تنظیموں کے امتحانات

علم تو بڑھتے ہی رہنا چاہیئے ۔ مزہ اسی میں ہے ۔ آج جو کچھ ہم جانتے ہیں آنے والے کل ہم اس سے زیادہ جانیں ۔ ہماری معلومات بھی وسیع ہو گئی ہوں اور ہماری دنیا بھر کے علوم سے جان پہچان بھی بڑھ گئی ہو ۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم اہل علم کی باتیں سُنیں ۔ زبانی یا تحریری ۔ تحریری زیادہ اور زبانی کم ۔ اس لئے کہ زبانی بات سُننے کے لئے ہم کہاں کہاں جائیں اور کس کس سے ملیں لیکن بات کو تحریری طور پر " سُننے " کے لئے تو کہیں جانا نہیں پڑتا ۔ یعنی کہیں دُور نہیں جانا پڑتا ۔ گھر بیٹھے مطالعہ سے اپنا علم بڑھایا جا سکتا ہے ۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے جماعت کو علم بڑھانے کی راہ پر لگانے کے لئے ایک نہایت مفید طریق جماعت کے سامنے رکھا اور وہ ہے مختلف ذیلی تنظیموں کے ہر ماہ مطالعہ کے لئے کوئی کتاب اور پھر ہر تھوڑے سے وقفہ کے بعد ان کا امتحان ۔ خدام الاحمدیہ ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ جماعت کے افراد کے جو علمی مضامین میں امتحان لئے جاتے ہیں وہ ایک خاموش لیکن موثر ذریعہ ہے علم میں اضافے کا ۔ جو اس راہ پر قدم مارتے ہیں ان کا علم کہیں سے کہیں جا پہنچتا ہے ۔ وہ اپنے آپ میں بھی ایک لذت محسوس کرتے ہیں اور اپنے اس علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچا کر ان کو بھی اس لذت میں شریک کر لیتے ہیں ۔

کچھ امتحان تو ایسے ہیں جو جماعت کے لٹریچر سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ ایسے جو روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھنے والے مضامین کا حصہ ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم سب ان امتحانات کی طرف پوری توجہ دیں ۔ مطالعہ کریں ۔ اور مطالعہ کے لئے لائبریری سے بھی استفادہ کریں ۔ نوٹ تیار کریں ۔ اِدھر اُدھر سے معلومات حاصل کریں اور اس طرح اپنے علم میں اضافہ کرتے ہوئے ان امتحانات سے فائدہ اٹھائیں تو یہ بات ہم سب کے لئے مفید ثابت ہوگی ۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا سے آگے نکلیں ۔ اپنے علم کے زور پر اور اپنے عمل کے بل پر ۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ۔

اِک زمینی نُور ہے اک آسمانی نُور ہے
دونوں جس دِل میں ملیں وہ دِل تو بے شک طُور ہے

آپ نے جادو جگایا ہے کچھ ایسی شان سے
آپ کے ماحول میں اب ہر کوئی مسحُور ہے

ابو الاقبال

جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے اس سے پوچھیں کیا
قدم قدم پر ملتے ہیں یہ کس کے نقشِ پا

ایک طرف ہے جھلمل کرتا جُبّہ اور دستار
ایک طرف ہے پھٹی پرانی ٹوپی اور قبا

دانشور تو اپنے علم و فضل سے خاک بسر
اور نادان کے سر سہرا ہے علم کی غربت کا

کالے گورے شرقی غربی سب اسکی مخلوق
کہہ سکتا ہے کون کسی کو کھوٹا اور کھرا

کیڑے کو بھی جب پاتال میں دیتا ہے وہ رزق
ہم کو سرگرداں رکھتی ہے کیوں ہر وقت غذا

دیکھو اگر کس نے دستک دے دی ہے بے وقت
کب سے تم نے دوست بنایا شہر کا داروغہ

کون بکھیر رہا ہے میری راہوں میں پتھر
کس کے ہاتھوں میں رہتا ہے تیروں کا تھیلا

میری پُشت پناہی کرنے والا ہے بیدار
میرے غیر کی آنکھوں میں ہے نیند کا اک جھونکا

تم راہوں میں سب سے اُلجھو، اور پیچھے رہ جاؤ
مَیں ہوں اپنی دُھن کا پکّا، چلتا جاؤں گا

روشن رکھو اپنے شہر کی گلی گلی نسیمؔ
اِک مہمان تمہارا آنے والا ، آئے گا

نسیمؔ سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

امریکہ میں غیر قانونی رہائش رکھنے والے

انسانی بنیادی حقوق کے سلسلے میں امریکہ میں مہم چلانے والوں نے کامیابی کے ساتھ امریکی حکومت کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ غیر قانونی طور پر جو بیویاں اور بچے امریکہ میں گئے ہوئے ہیں انہیں قانونی طور پر وہاں زندگی گذارنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اس وقت ایک لاکھ افراد ایسے ہیں جو اس مہم کے نتیجے میں وہاں رہائش اختیار کر سکیں گے۔ امریکہ کے امیگریشن اور "حق قومیت" دینے والے دفاتر نے اس بات کا اعلان کیا ہے اور اس اعلان کا نام فیملی فیئرنس گائڈ لائنز (FAMILY FAIRNESS GUIDE LINES) رکھا ہے۔ اس کے مطابق بیویوں اور بچوں کو جو لاطینی امریکہ سے وہاں آئے ہوئے ہیں اور غیر قانونی طور پر اپنے رشتہ داروں کے ہاں رہ رہے ہیں وہاں رہنے کا قانونی حق مل جائے گا۔ یہ قانون دراصل ان کے ایمنسٹی پروگرام ۱۹۸۶ء جسے امیگریشن ریفارم اینڈ کنٹرول ایکٹ کہا جاتا تھا۔ میں تھوڑی سی ترمیم کر کے جاری کیا گیا ہے اس قانون کے ماتحت ۳۰ لاکھ افراد جو یکم جنوری ۱۹۸۲ء سے پہلے امریکہ میں پہنچ گئے تھے اور جنہیں رہائش کا قانونی حق دیا گیا تھا۔ اب ان لوگوں کے بیوی اور بچوں کو بھی یہ حق دے دیا گیا ہے۔ اگرچہ اب دیا گیا حق ہے تو عارضی لیکن اس کی بنیاد پر انہیں وہاں سے ملک بدر نہیں کیا جائے گا۔ بعض قانونی ماہرین کا خیال ہے کہ یہ لوگ بھی مکمل طور پر اپنے دوسرے رشتہ داروں کی طرح امریکہ کے شہری بن سکیں گے۔ کیونکہ بیوی یا خاوند یا والدین جو وہاں کے مستقل شہری بن جاتے ہیں انہیں یہ حق حاصل ہے کہ اپنی فیملی کے افراد کو وہاں مستقل طور پر رہائش کا حق دلائیں۔ اب جو اعلان کیا گیا ہے۔ وہ ان لوگوں کو متاثر کرے گا جو نومبر ۱۹۸۶ء سے وہاں موجود ہیں۔ جب ایمنسٹی پروگرام لاگو ہوا تھا۔ گزشتہ دس سالوں میں دنیا بھر کے مختلف علاقوں سے ایک کثیر تعداد میں لوگ امریکہ پہنچے ہیں ان میں سے زیادہ تر تو مرد ہیں جو اپنی فیملی کو اپنے ملک میں چھوڑ کر روزگار کی تلاش میں امریکہ گئے۔ ان کے بعد جب ان کی فیملی کے افراد بھی ۱۹۸۲ء کے بعد وہاں پہنچے تو ان کی رہائش کو یعنی فیملی کے افراد کی رہائش کو غیر قانونی قرار دیا گیا اور اسی وجہ سے انہیں ملک بدر کیا جا سکتا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کو ملک بدر کیا گیا اور ملک بدر کرنے کی پالیسی نے ہر اُس شخص کو جو اس کے تحت ملک بدر کیا جا سکتا تھا نے متاثر نہیں کیا۔ اس نئے قانون کے منظور کئے جانے کی ایک یہ وجہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ فیملی کے افراد کا الگ الگ رہنا قانون کی خلاف ورزی کا رجحان پیدا کرتا ہے اور لوگ کسی نہ کسی طرح غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔

جیسا کہ دیگر ممالک کے بہت سے لوگ اس قانون سے فائدہ اٹھائیں گے ہمیں یقین ہے کہ بہت سے پاکستانیوں کو بھی اس کا فائدہ ہوگا اور ان کے بیوی بچوں کو امریکہ میں جائز طور پر رہائش کی اجازت مل جائے گی۔

دیوار برلن (تاریخ کا حصہ)

مشرقی جرمنی کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ برلن کی دیوار جو سابقہ پارلیمنٹ اور برینڈن برگ گیٹ کو آپس میں ملاتی ہے اُسے اٹھائیس سال کے بعد کلی طور پر منہدم کیا جا رہا ہے تاکہ اس تاریخی گیٹ میں سے لوگ بغیر کسی رکاوٹ کے گذر سکیں۔ اس کے علاوہ دو کلو میٹر کا حصہ جو اس سے ملحقہ جنوبی دیوار کا حصہ ہے اور تاریخی گیٹ اور چیک پوائنٹ چارلی تک ہے، بھی گرا دیا جائے گا لیکن اس کی جگہ ہر ایک لوہے کا جنگلہ نصب کر دیا جائے گا۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں پہلے حکومت کی وزارتوں کے دفتر تھے اور ہٹلر کا دفتر بھی یہیں تھا۔ اس کے دفتر کا تہہ خانہ حفاظت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اور یہی وہ جگہ ہے جہاں اس نے خودکشی کی۔

یہ سطور چھپنے کے وقت تک اس دیوار کو گرانا شروع کیا جا چکا ہوگا۔ جہاں تک اس حصے کا تعلق ہے جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے یعنی پارلیمنٹ اور برینڈن برگ گیٹ کا درمیانی حصہ یہ خاص طور پر پیدل چلنے والوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا اور اس کی ایسا کرنے کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ اس سڑک پر ٹریفک آسانی سے اور حفاظت سے نہیں چل سکتا۔ یہاں پر کوئی چیک پوسٹ نہیں ہوگی نہ پولیس متعین کی جائے گی۔ ان علاقوں میں جن محافظوں کی پہلے پہرہ دینے کی ڈیوٹی ہوتی تھی ان کی تعداد میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

دیوار کے جو حصے لوگوں نے ہتھوڑوں اور چھینیوں سے توڑے ہیں وہ زیادہ تر [illegible] اور چیک پوائنٹ چارلی کے درمیان ہیں۔ یہاں سے حاصل کئے ہوئے پتھر لوگوں نے سوونیئر کے طور پر بھی استعمال کئے ہیں۔ یہ زیادہ تر ۹ نومبر کے بعد ہوا۔ ۲۲ دسمبر کو مشرقی جرمنی نے برینڈن برگ گیٹ کی دو طرفہ آمد و رفت کی اجازت دے دی تھی۔ اس اجازت دیئے جانے کے لئے ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں وزیر اعظم ھانس موڈرو HANS MORDROW اور مغربی جرمنی کے چانسلر ہیلمٹ کول اور مشرقی اور مغربی برلن کے میئرز ایرہارڈ کریک (ERHARD KRACK) اور والٹر مامپر (WALTER MOMPER) نے بھی شرکت کی۔ مسٹر مومپر نے اس فیصلے کو خوش آمدید کہا کہ یہ دیوار جلد ہی تاریخ کا حصہ بن جائے گی۔

ہشام عیساوی

ایک برطانوی مسلم گروپ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سلمان رشدی کی بدنام زمانہ کتاب کے متعلق بحث ختم کر دینی چاہیئے۔ یہ گروپ اپنے آپ کو اسلامی سوسائٹی برائے مذہبی رواداری کہتا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ رشدی سے کہا جائے کہ وہ اس کتاب کے ساتھ ایک اعلان شائع کرے۔ اعلان یہ ہو کہ یہ کتاب کلیتہً افسانوی رنگ رکھتی ہے اور کسی حقیقی تاریخی واقعہ کی بنیاد پر نہیں لکھی گئی ہشام عیساوی جو اس سوسائٹی کے نمائندہ ہیں، نے کہا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ ایران اپنے اس مطالبے پر سخت سے سخت تر ہوتا چلا جا رہا ہے کیونکہ حال ہی میں تہران کے علماء کی ایسوسی ایشن کے ایک سینئر رکن آئت اللہ محی الدین انوری نے امام خمینی کا فیصلہ دہرایا ہے۔ اس فیصلے کو اب ایک سال ہو گیا ہے اور پہلے سال کے اختتام پر اس مذہبی رواداری کی سوسائٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے۔

ہشام عیساوی نے کہا کہ اس کوئی شک نہیں کہ برطانیہ میں رہائش پذیر مسلمانوں کو اس کتاب سے سخت ذہنی اور قلبی اذیت پہنچی ہے لیکن وہ اس بات کی تائید نہیں کرتے کہ رشدی کے خلاف قتل کا فیصلہ جاری کیا جائے۔ رشدی کو چاہیئے کہ وہ خود آگے بڑھ کر معافی مانگے کہ اس نے نہائت سخت اور نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں یا اس کتاب کے پبلشر وائیکنگ اینگوئن، جسے پانچ ہزار دھمکی کے خط ملے ہیں، نے کہا کہ یہ فیصلہ کرنا رشیدی کا کام ہے کہ وہ اس کتاب میں کوئی اضافہ کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ہشام عیساوی نے یہ بھی کہا کہ ایران کو فتویٰ واپس لینے کی ضرورت نہیں۔ فتویٰ بے شک قائم رہے لیکن وہ ایسے اشخاص کو برطانیہ بھیجنا ترک کر دے جو رشدی کو قتل کرنے کی ذمہ داری سونپے گئے ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایران کو مغرب سے جو شکوہ ہے وہ بہت بجا ہے لیکن اس کا حل گفت و شنید کے ذریعے تلاش کرنا چاہیئے۔

ہشام عیساوی برطانیہ میں بسنے والے مسلمانوں میں سب سے پہلے ایسے راہنما تھے جنہوں نے رشدی کی کتاب کی مذمت کی تھی۔ انہوں نے کہا ہے برطانیہ میں اسلام کے تصور کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہمارے لئے یہ نہائت ضروری بات ہے کہ ہم دنیا کو باور کرائیں کہ ہم امن پسند ہیں اور امن سے زندگی گذارنا چاہتے ہیں اور ہمارے متعلق جو یہ تصور قائم ہو رہا ہے کہ ہم لوگوں کی گردنیں اڑانے والے ہیں، یہ غلط ہے۔

ایران عراق جنگ

عراق ایران جنگ نے معاشی اور اقتصادی حالت پر بہت بُرا اثر ڈالا ہے۔ اور یوں بھی ایرانی انقلاب کے نمائندگان نے بیرونی دنیا سے اپنے تعلقات یوں منقطع کر رکھے تھے کہ وہ اپنی ضروریات پورا کرنے کیلئے یا اپنے ترقی کے پروگراموں کو جاری کرنے کیلئے کہیں سے بھی کوئی قرض امداد لینے کے لئے تیار نہ تھے۔ اب حالات بدل گئے ہیں۔ حکومت ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے جو بہت حد تک لبرل ہے۔ اور جو ایران کو ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری دنیا سے تعلقات بڑھانے کا خواہش مند ہے۔ یہ شخص ہے حجتہ الاسلام ہاشمی رفسنجانی۔ اب ۵ سالہ پلین میں جو اقدامات شامل ہیں ان پر ۱۱۲ ارب امریکی ڈالر خرچ آئیں گے۔ اور یہ رقم کسی صورت میں بھی ایران اپنے وسائل سے مہیا نہیں کر سکتا۔ اسلئے رفسنجانی کی یہ کوشش رہی ہے کہ بیرونی لوگ وہاں پر شراکت کے ذریعے تجارت بھی کریں اور نئی کمپنیاں بھی کھولیں۔ ایک سابق وزیر داخلہ علی اکبر محتشمی جنہیں رفسنجانی نے حکومت سے الگ کر دیا تھا۔ گذشتہ دسمبر میں پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو گئے اور ان کا خیال ہے کہ ایران کو کسی صورت میں بھی بیرونی ممالک سے شراکت نہیں کرنی چاہیے۔ وہ سمجھتے ہیں ایسا کرنا انقلاب کی روح کے خلاف ہو گا اور آیت اللہ روح اللہ خمینی کی پالیسی سے متصادم۔ انہوں نے خاصی کوشش کی ہے کہ رفسنجانی اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوں۔ لیکن خمینی کے جانشین خامنائی رفسنجانی کی طرفداری کرتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بیرونی ممالک سے تعلقات بڑھانے سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ کہا جاتا ہے کونسل نے صدر رفسنجانی کی تجویز کو لیجسلیٹو میں منظور کر لیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بیرونی کمپنیوں سے شراکت کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ کمپنیاں ایران کے معاملات میں دخل اندازی کرنے لگیں گی۔ یہ ۵ سالہ پلین جب شروع میں منظور ہوا تو حفاظتی کونسل نے اس پر عمل درآمد روک دیا اور بعض ترامیم کیلئے پارلیمنٹ کو واپس بھیج دیا۔

صدر رفسنجانی نے تہران ٹیلیویژن پر ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اب انہیں سبز بتی دکھا دی گئی ہے۔ اور وہ اپنی تجاویز کے پہلے حصے پر عمل درآمد کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس عمل درآمد کا آغاز ہمارے انقلاب کی تاریخ میں ایک بہت اہم دن شمار کیا جائے گا۔

میک ڈانلڈ

سنہری محرابوں کا ذکر ہو تو یوں لگتا ہے جیسے بات آگے بڑھے گی تو عبادت گاہوں کا محلات کا ذکر ہو گا۔ جہاں پر بہت بڑے بڑے محراب بنائے گئے ہوں گے اور ان پر سونے کا پانی چڑھایا گیا ہو گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ "سنہری محرابیں" اس ریسٹورنٹ کا نام ہے۔ جو میک ڈانلڈز کی ایک کینیڈین شاخ روس میں پشکن سکوئر کے پاس گذشتہ جنوری کے آخری ہفتے میں قائم کی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک رنگ میں تو سرد جنگ ختم ہو گئی ہے اور یہ سب کے لئے خوشی کا مقام ہے۔ لیکن سرد جنگ نے ایک اور دلچسپ رخ اختیار کیا ہے اور وہ ہے میک ڈانلڈ کا یہ "سنہری محرابیں" ریسٹورنٹ میک ڈانلڈ ساری دنیا میں ہیمبر گر کے ریسٹورنٹ کھولتے ہیں۔ سان فرانسسکو سے سنگاپور تک یہ ہمبر گر نہایت دلچسپی اور لذت کے ساتھ کھائے جاتے ہیں۔ اب روس میں یہ ریسٹورنٹ کھلا ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ مغرب کا کلچر روس میں نفوذ کرنے لگا ہے۔ اس پہلے ریسٹورنٹ کے بعد وہ کئی اور ریسٹورنٹ روس میں کھولنا چاہتے ہیں شاید ۱۴ سال تک روسی بیورو کریٹس نے اجازت نہیں دی۔ لیکن اب میکڈانلڈ کی ایک کینیڈین شاخ نے اجازت حاصل کرنے میں کامیابی کا منہ دیکھا ہے۔ اس ریسٹورنٹ کی عمارت اور اس کے فرنیچر اور دیگر ساز و سامان پر ۵ کروڑ ڈالر خرچ آئے ہیں۔ اور یہ کوشش ہے میک ڈانلڈ اور ماسکو سٹی کونسل کی کہتے ہیں کہ لوگ یوں اس ریسٹورنٹ میں داخل ہو کے جیسے وہ بھوک اور مزے کے مارے ہوئے تھے۔ اپنی بھوک مٹانے کیلئے اور لذت حاصل کرنے کیلئے انہوں نے قطاروں میں کھڑے ہو کر ہیمبر گر حاصل کئے۔

یہ ریسٹورنٹ ایک دن میں ۱۵ ہزار افراد کی ضرورت کے مطابق ہیمبر گر فراہم کر سکتا ہے۔ ان کی بیکری بھی اپنی ہے اور گوشت کا انتظام بھی اپنا ہے اور اسی طرح آلوؤں کے سٹور کرنے کا بھی اپنا ہی انتظام ہے اور یہ سارا انتظام اسلئے انہوں نے از خود کیا ہے کہ روس میں ۲۵ فی صدی فصل ویسے ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ یا منڈی تک پہنچانے کے دوران اسکا ضیاع عمل میں آجاتا ہے۔

۳،۷۵ روبل جو ۶۰ سینٹ کے برابر ہیں۔ اس ہیمبر گر کی قیمت ہے۔ اگرچہ اس سے اعلیٰ کوالٹی سے ذرا کم کا ۴۸ سینٹ میں بھی مل جاتا ہے۔ اکثر لوگوں نے اس ریسٹورنٹ سے واپسی پر اس بات کا اظہار کیا کہ کچھ تھوڑا سا وقت تو لگا مگر مزا بہت آیا۔ اور کئی لوگ تھیلیاں بھر بھر کر ہیمبر گر لے گئے کہ اپنے گھروں میں یا کارخانہ میں تقسیم کریں گے۔ چونکہ تجزیہ کرنے والے لوگ بھی ہر قسم کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اس لئے جہاں بہت سے لوگوں نے اس کھانے کی تعریف کی ایک شخص نے کہا "ہوں" یہ کیا" اس سے بہتر تو میری بیوی تیار کر سکتی ہے۔ لیکن خیر یہ بھی جگہ تو اچھی ہے جہاں بیٹھ کر انسان آسانی اور مزے کیساتھ کوئی چیز کھا سکتا ہے۔ اس قسم کے ریسٹورنٹ کو بگ میک کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کسی غیر ملک میں اپنے ملک کی اشیاء فراہم کرنے کے لئے ریسٹورنٹ کھولنا بھی ایک قومی خدمت ہے۔ امریکہ میں شاہین ریسٹورنٹ اور جرمنی میں بھی اسی قسم کے ریسٹورنٹ ہیں جو پاکستان کیلئے بھی باعث فخر ہیں اور احمدیہ جماعت کے لئے بھی۔ کیونکہ ان کے ذریعے پاکستانی کلچر اور احمدیہ کردار کھل کر سامنے آتے ہیں۔ شاید اور ممالک میں بھی ہوں۔ انگلستان وغیرہ میں۔ لیکن ہمیں امریکہ اور جرمنی کا علم ہو سکا ہے۔

آپریشن
(پیدائش سے قبل)

آج سے نو ماہ قبل سان فرانسسکو میں ڈاکٹر مائیکل ہیریسن جو کیلیفورنیا یونیورسٹی سے متعلق ہیں نے ایک بچے کا ماں کے پیٹ میں پھیپھڑے کی کسی رکاوٹ کو دور کرنے کا اپریشن کیا تھا۔ یہ اپریشن ماں کے حاملہ ہونے کے ۲۴ ہفتے بعد کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس کا اعلان کچھ دیر بعد کیا گیا تاکہ اس بات کا یقین کیا جا سکے کہ بچہ اس اپریشن کے بعد زندہ رہے گا۔

اب برطانوی ڈاکٹروں نے ماں کے پیٹ میں بچے کے دل کا پہلا کامیاب اپریشن کیا ہے۔ اگرچہ یہ بچہ ابھی تک پوری طرح صحت یاب نہیں ہے لیکن جہاں تک اپریشن کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ کامیاب ہے اور یہ اپریشن دو دفعہ کرنا پڑا۔ پہلا ۳۱ ہفتے بعد اور دوسرا ۳۳ ہفتے کے بعد۔ بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو گیا اور اسکی پیدائش کے چند ہی گھنٹے بعد اس کا ایک اور اپریشن کرنا پڑا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ماں کے پیٹ میں ایسا اور اتنا کامیاب اپریشن پہلی دفعہ کیا گیا ہے۔ یہ اپریشن پروفیسر مائیکل ٹائنن (TYNIN) نے کیا ہے۔ اور ان کے ساتھی ڈاکٹر تھے ڈیرل نیکسویل اور ڈاکٹر لنزے ایلن۔

ایسا ہی ایک اپریشن گذشتہ سال بھی کیا گیا تھا۔ لیکن اسکے نتیجہ میں بچہ رحم مادر ہی میں فوت ہو گیا تھا۔ اب جو اپریشن کیا گیا ہے یہ ماں کے جسم کے صرف ایک مختصر سے حصے کو سُن کر کے کیا گیا ہے پوری طرح اسے بیہوش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اور کل وقت جو اس پر صرف ہوا وہ دو گھنٹے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اگر بچہ زندہ رہا تو اسے ایک اور اپریشن کی ضرورت پیش آئے گی۔ جہاں تک ایسے اپریشن کے سلسلے میں اخلاقی اقدار کا تعلق ہے ٹائنن نے کہا ہے کہ ہم اسکی پیچیدگیوں کو جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ایسا اپریشن صرف اسی صورت میں ہونا چاہیئے کہ اگر اپریشن نہ ہو تو بچے کی موت یقینی طور پر واقع ہونے والی ہو۔

ایڈز کانفرنس

گذشتہ ہفتہ کویت میں ایڈز سے متعلق ایک کنونشن منعقد ہوئی عالمی تنظیم صحت کے ایک سینئر افسر نے اس موقع پر کہا کہ ایڈز کی بیماری اس وقت خطرناک حد تک پھیل چکی ہے اور اگر حالات یہی رہے تو نئی صدی تک ایڈز کے بیماروں کی تعداد دس گنا ہو جائے گی۔ جوناتھن ایم مان (MANN) جو ڈبلیو ایچ او (W.H.O) کے ایڈز کے عالمی پروگرام کے صدر ہیں نے مزید کہا کہ اس بیماری کے متعلق اب اتنی شدت سے کام نہیں کیا جا رہا یا لوگوں میں احساس کی کمی ہو گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں اب پہلے کی نسبت بیماروں کی تعداد تین گنا ہو گئی ہے یکم جنوری ۱۹۹۰ء تک ۲۰۳۵۹۹ ایڈز کے کیسز کی اطلاع ملی تھی۔ یہ اطلاع ۱۵۲ ملکوں سے حاصل کی گئی تھی اور خیال کیا جاتا ہے کہ دراصل یہ تعداد ۶ لاکھ کے قریب ہے۔

کویت اور ۲۰ دیگر عرب ممالک سے ۹۵۰ اشخاص نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موضوع پر کویت میں منعقد ہونے والی یہ تیسری کانفرنس ہے۔ اس موقع پر امریکہ اور یورپ کے ممالک سے ۱۶ ماہرین کو دعوت دی گئی تھی تاکہ وہ اس مہلک مرض کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

اس موقع پر مسٹر مان نے کہا کہ یہ بیماری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جہاں پہلے موجود تھی۔ وہاں بھی اور کئی ایسے علاقوں میں بھی جہاں یہ پہلے موجود نہیں تھی۔ مزید انہوں نے کہا کہ متعدد ممالک ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک اس مرض کی طرف توجہ نہیں کی اور اس وجہ سے جو کچھ اس کے متعلق کیا جا رہا ہے۔ اسکے نتائج بھی خاطر خواہ نظر نہیں آتے۔ وہ کہتے ہیں کہ یا تو جو کچھ ہم نے اب تک کیا ہے۔ اس کو آگے بڑھائیں گے یا پھر ایسا ہو گا۔ کہ ہماری موجودہ کوششیں بھی کوئی نتائج پیدا نہیں کر سکیں گی۔

کویت کے وزیر منصوبہ بندی اور صحت کے قائم مقام وزیر ڈاکٹر عبدالرحمٰن الاوادی نے اس کانفرنس کی صدارت کی۔ انہوں نے اس مہلک بیماری کے اثرات سے قومی معیشت کے متاثر ہونے کا ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ ساری دنیا میں نوجوانوں کی کارکردگی پر بھی برا اثر پڑنے کا امکان ہے یہ بات عام طور پر اسلامی ملکوں میں کہی جاتی ہے اور انہوں نے بھی اسے دہرایا کہ اس بیماری سے بچنے کا حتمی طریق یہ ہے کہ آپ مذہبی اور اخلاقی اقدار کے مطابق اپنی زندگی۔ لہٰذا یں کیونکہ یہ بیماری جنسی بے راہ روی سے یا استعمال شدہ سرنج سے لگنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ مشرق وسطیٰ میں اب تک ایڈز کے سینکڑوں کیسز سامنے آچکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون

جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۹ء

قادیان میں دوسری صدی کے پہلے جلسہ میں شمولیت کے لئے ۱۷ دسمبر ۱۹۸۹ء کو قریباً ۸۰۰ مرد و زن کا ایک قافلہ براستہ اٹاری لاہور سے روانہ ہوا۔ میں بھی اس قافلہ میں شامل تھا۔ ہمارا قافلہ ½ ۱۲ بجے رات کے قریب قادیان پہنچا۔

قادیان سے کچھ دوست استقبال کے لئے اٹاری بھی پہنچے ہوئے تھے اور قادیان پہنچے تو جہاں بسوں کا قافلہ رُکا وہاں بھی خدام تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے ہمارا سامان بسوں سے اتارنے اور جائے قیام پر پہنچانے میں مدد کی۔ جونہی قادیان پہنچے نعروں کی صداؤں نے فضا میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا۔ منارہ ا[illegible] اور احمدیہ محلہ میں چراغاں کا منظر بڑا دلفریب تھا۔ یوں لگتا تھا کہ ہندو اور سکھ سبھی احمدیوں کی مسرتوں میں شریک ہیں۔ اگر دنیا بھر میں ہر جگہ ایسی رواداری اور قوت برداشت پیدا ہو جائے تو فرقہ وارانہ فسادات کی کبھی نوبت نہ آئے۔ احمدیہ بازار میں بغیر گھا جبہ دستار کے اور بغیر کسی شہ نشین کے ایک درویش شہر والے کو فٹ پاتھ پر بیٹھے دیکھا جہاں وہ مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کی نگرانی کر رہا تھا۔ دسمبر کی یخ بستہ رات۔ ایک بجے کا وقت بڑا دل پسند تعجب ہوا لیکن معاً خیال آیا ع

کس باپ کا بیٹا ہے کس دادے کا پوتا ہے

اس کے داداجان کو ربانی حکم ہوا تھا بہت لوگ آئیں گے حتیٰ کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے نہ تھکنا اور نہ ماندہ ہونا اسے یہ صفات اور حسنات ورثے میں ملی تھیں۔

میں نے آگے بڑھ کر سلام کہا معانقہ ہوا اور مجھے اور میرے دو ساتھیوں کو "الدار" میں قیام کی خصوصی اجازت ہوئی ؎

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

الدار پہنچے تو قلب و روح مسرتوں سے بھر گئے ایسا محسوس ہوا کہ ثریا پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے کہ جب ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ضمانت دی تھی۔

ہمیں ایک کمرہ دیا گیا جس کے بائیں طرف وہ کمرہ تھا جس میں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت فضل عمر کی پیدائش ہوئی تھی اور بائیں جانب وہ مبارک کمرہ جس میں سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو بروز جمعہ پیدا ہوئے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا یہ احسان عمر بھر یاد رہے گا اور اس کا بدلہ دینے کی تو ہم میں ہرگز ہرگز استطاعت نہیں ہے ہمارے پاس بھلا وہ آسمانی نغمہ کہاں؟ ۱۹۴۴ء میں جب میں قادیان کالج میں داخل ہوا تو میاں صاحب سے تعارف ہوا تھا آپ میرے ہم عمر تھے۔ اور بس۔ ؎

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانِ عشق
اُو بہ منزل‌ہا رسید و ما ہنوز آوارہ ایم

اس کمرہ میں چار پائیاں بچھی ہوئی تھیں کھانے چائے اور مزید بستر کے بارہ میں خادم نے دریافت کیا۔ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی۔ شکریہ ادا کیا وہ خادم دوبارہ آیا کہ ایک بستر اور لے لیں سردی بہت ہے حضرت اقدس کے زمانہ کا وہ واقعہ آنکھوں کے آگے پھر گیا کہ مہمان توقع سے زیادہ آ گئے جاڑے کی رُت تھی مہمان خانے کا انتظام حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ میں تھا۔ خادم بار بار آتا کہ مزید بستر درکار ہیں اور حضور نے جتنے بستر گھر پر موجود تھے سب اٹھوا دیئے حتیٰ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے لئے بھی اور خود حضرت اقدس کے لئے بھی کوئی بستر نہ بچا۔ مہمان خانے میں کسی خادم نے بھانپ لیا حضور کا اپنا بستر بھی مہمانوں کے لئے حضور نے بھجوا دیا ہے۔ چنانچہ انہیں ندامت ہوئی اور وہ بستر لے کر حضور کے گھر پہنچے حضرت اقدس سے معذرت کی حضور نے فرمایا یہ بستر آپ لے جائیں "محمود" سو گیا ہے اور میں نے اس کے اوپر اپنا چغہ ڈال دیا ہے اور مجھے رات زیادہ نیند بھی نہیں آتی۔ آرام سے میری رات بسر ہو جائے گی اور اس وقت حضور دونوں ہاتھ سردی کی وجہ سے اپنی بغلوں میں دبائے کھڑے تھے چنانچہ بستر واپس بھجوا دیا اس کے علاوہ بھی دلداری اکرام ضیف اور دلربائی کی کئی حسین مثالیں ذہن میں اس وقت بھی مستحضر ہیں سب کا بیان ممکن نہیں۔ ؎

برسوں کی گرد میں بھی وہ منظر دُھلے رہے
دل پر کُھدے تھے نقش جو تیری نگاہ نے

"الدار" کو ڈیڑھ صدی قبل اللہ حکیم و علیم نے اپنی تجلیات کے لئے چن لیا تھا الٰہی نشانات و معجزات اس کثرت سے اس مقام مبارک پر نازل ہوئے کہ موسلا دھار بارانِ رحمت سے بھی تشبیہ دیں تو یہ مثال ناقص اور کمتر ٹھہرے گی۔

ہم تین دن وہاں مقیم رہے اور اس کے در و دیوار پر نظریں جمی کی جمی رہیں۔ چشم تصور نے اللہ کے اس مقدس بندہ کو ٹہلتے ٹہلتے کبھی نظم اور کبھی نثر لکھتے دیکھا روشنائی کی دوات ایک اونچے کونہ میں رکھی ہوئی علم و عرفان کے لعل اور موتی چن چن کر گویا لڑی میں پرو رہے ہیں جنہوں نے قلوب و اذہان میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر دیا۔ نگاہوں کے زاویے بدل ڈالے رسوم و رواج جو گویا لوگوں کے گلے کا طوق بنے ہوئے تھے ایک ہی ضرب سے سب پاش پاش کر ڈالے اور ایک ایسا پاک معاشرہ عمل میں آیا جس کی اعلیٰ اور اکمل مثال قرونِ اولیٰ میں ہی ملتی ہے کبھی وہ لکھتا "اے میرے خدا اپنے منہ کے صدقے اپنے بندہ کی خبر لے ہم نے تمام دنیا کا ظلم برداشت کیا مگر تیری جدائی کی ہمیں برداشت نہیں"

کبھی وہ مژدہ سناتا "کہ اب دینِ حق کے باغ میں پھل لگیں گے"

جذبات کا ہجوم اور خیالات کی بارات تھی پھر میں نے دیکھا کہ سیدہ حضرت اماں جان یہاں "الدار" میں قیام فرما ہیں اور آپ کی مبشر اولاد بھی اسی الدار میں پیدا ہوئی اور پروان چڑھی اب نہ حضرت اماں جان کی مادرانہ شفقت نہ حسن و احسان میں اپنے باپ کا مثیل ہاں وہی جو جلد جلد بڑھا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا جسے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا۔ ؎

گزرا وہ جس چمن سے فضا میں مہک اٹھیں
بے کیف منظروں کو بھی رعنائی دے گیا

آپ کی یاد آئی تو ایک رات گئے بیت المبارک کی کھلی چھت پر چلا گیا۔ جہاں سیدنا حضرت فضل عمر مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان مجلس عرفان میں جلوہ افروز ہوتے تھے کچھ دیر وہاں مجلس عرفان کا مزہ لیا بہت دیر وہاں اکیلا کھڑا رہا اس چھت کی شمالی جانب دروازے سے میرا محبوب راہ نما عطر بیزی کرتا ہوا نہ نکلا۔ پھر میں نے چھت کے ایک کونے میں جوتیوں کے پاس ایک بزرگ کو ڈھونڈا۔ جو اللہ کی نگاہ میں بلند مقام "فرشتہ" تھا لیکن خاکساری اور عاجزی کا پیکر وہی جس نے ایک عید کے موقعہ پر جب حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے باغ میں نماز عید پڑھائی تو اپنی سفید دھلی ہوئی پگڑی کے شملہ سے حضور کی جوتیوں پر سے گرد صاف کی شاید اس اعزاز کے پانے کی وجہ سے ہی اسے جوتیوں کے پاس بیٹھنے میں سکون ملتا تھا۔ یوں بھی آگے بڑھ بڑھ کر بیٹھنا اُسے فطرتاً ناپسند تھا میری حسرتیں بڑھتی گئیں مجھے نہ وہاں آقا نظر آیا نہ کوئی غلام ع

اِک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

ہم بھی آسمانوں کے کنگروں تک اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی آواز پہنچانا چاہتے ہیں میں ابھی بیت المبارک کی چھت پر حضور کے زمانے کے روح پرور واقعات کی جگالی کر رہا تھا سردی سے ٹھٹھر رہا تھا لیکن اس یادگار مقام سے نیچے آنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ ۱۹ دسمبر کی ٹھنڈی رات نصف شب سے قبل دل و دماغ پوری طرح سیدنا حضرت فضل عمر کی یاد کی گرفت میں تھے۔ ؎

یہ دل ذرا سا دل تری یادوں میں کھو گیا
ذرے کو آندھیوں کا سہارا ہے ان دنوں
تم آسکو تو شب کو بڑھا دوں کچھ اور بھی
اپنے کہے میں صبح کا تارا ہے ان دنوں

میں الدار کے معزز اور مبشر باسیوں کا ذکر کر رہا تھا حالات کی مجبوری تھی بات دور نکل گئی مجھے وہاں ایک "چاند" بھی نظر آیا جسے اپنے "سلطان القلم" مقدس باپ سے "قلم" ورثے میں عطا ہوا تھا اس قلم سے نکلی ہوئی ہر ایک تحریر پر ایک مضمون اور ہر ایک تصنیف لاجواب ثابت ہوئی اُسے اپنے اور اپنے باپ کے آقا و مطاع حضرت سیدنا مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق تھا اور اس کا اظہار اکثر ہوتا رہا لیکن اس کی عدیم المثال تصنیف "سیرۃ خاتم النبیین" اس کے عشقِ صادق کی شاہد ہے۔ سیرت کی یہ کتب فاضل مصنف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوب کر لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اسے اس "قمر" کے طلوع ہونے سے قبل علم تھا کہ یہ رسول اللہ کا عاشق صادق ہوگا۔

اس سال جلسہ سالانہ قادیان کے منتظمین کے اندازے کے مطابق گزشتہ برس کے جلسہ کے مقابل پر تین گنا مہمان آئے تھے مہمانوں کی یہ کثرت کئی وجوہات کی بنا پر تھی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ہجر و فراق میں مہ د سال گزارنے والوں نے ایک حسین خواب دیکھ رکھا تھا ؎

جانی پہچانی سی خوشبو ہے فضا میں زاہد
زلفِ محبوب یقیناً کہیں لہرائی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ان خوابوں کی تعبیر کب ظاہر ہوگی اسے عالم الغیب والشہادۃ ہی جانتے۔ ؎

اب بھی رہے ہیں ہجر کی تاریکیوں کے ساتھ
مدت ہوئی ہے دوستو وصل سحر ہوئے

جب زیارت محبوب کی خواہش پوری ہوتی نظر نہ آئی تو کسی کا یہ شعر مستعار لے کر اسے ہی اپنی درخواست بنا لیا ؎

بہ لبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

بیت المبارک میں خواتین اور بیت الاقصٰی میں مردوں کے لئے نمازوں اور باجماعت تہجد کا انتظام تھا۔ رات گئے مردوں کو بیت المبارک اور اس کے ساتھ بیت الدعا جانے کی اجازت ہوتی تھی۔ اس وقت مستورات کا ادھر داخلہ ممنوع تھا۔ بیت الدعا میں ایک شب دو نفل ادا کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی اور گدا نوازی سے کیا بعید جو ہم جیسے گناہ گاروں کی مناجات بھی قبول فرما کر ہمیشہ ہمیش کے لئے راضی ہو جائے اور ہمیں ہر قسم کی نافرمانی اور بے وفائی کرنے سے محفوظ رکھے۔

جلسہ گاہ محلہ ناصر آباد جو بہشتی مقبرہ کے قریب ہے کے وسیع احاطہ میں تھا جبکہ عورتوں کا جلسہ گاہ بہشتی مقبرہ سے ملحق باغ ہیں۔ تقاریر کا معیار بہت اعلیٰ۔ ایک سے ایک بڑھ کر کس کس کا ذکر کیا جائے۔

لیکن صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر بڑی فاضلانہ تھی اگرچہ زبان سلیس تھی مگر جذب و کیف میں ڈوبی ہوئی اور ایسی محویت سے تقریر کی گئی اور سنی گئی کہ مسلسل درود شریف کا ورد جاری رہا اور آنکھیں بھیگی رہیں۔ ظہر عصر کی نمازیں جلسہ گاہ میں اور باقی تین نمازیں بیت الاقصٰی میں صاحبزادہ صاحب موصوف پڑھاتے تھے قرآن کریم کے مختلف مقامات سے تلاوت کرتے اس میں سوز، عمدہ ترتیل اور سادگی غرضیکہ ہر خوبی موجود ہوتی پھر ماحول روح پرور۔ یہ چند دن جو گزرے سلسلہ میں گزارے زندگی کے یادگار دن تھے روحیں پگھل پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہہ رہی تھیں۔ حاضرین جلسہ کی عبادات میں خشوع خضوع مناجات میں الحاح اور درد و کرب کا منظر دیدنی تھا۔ وہی لوگ اس قلبی واردات کو سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے کبھی اس کوچہ میں قدم رکھا ہو۔ ؎

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

قلم اس کیف و وجدان کا حال بیان کرنے سے عاجز ہے۔

جلسہ میں سکھ معززین بہت آتے رہے ایک سکھ نے تو ہمارے ایک دوست نے بتایا تھا کہ ظہر عصر کی نمازیں ہمارے ساتھ صاحبزادہ صاحب موصوف کی اقتداء میں پڑھیں اور ایک معمر سکھ دوست کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں لاٹھی لئے ہمارے سامنے سے گزر کر سٹیج کی طرف بڑھے جہاں پر صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب بیٹھے تھے جونہی میاں صاحب پر اس سکھ بزرگ کی نگاہ پڑی تو ہاتھ سے سوٹی نیچے زمین پر رکھ دی اور میاں صاحب کو اپنے طریق پر دونوں ہاتھ جوڑ کر سلام کیا میاں صاحب اٹھے ان کا ہاتھ پکڑ لیا تو اس بوڑھے سکھ نے میاں صاحب کے ہاتھ کے بوسے لئے مختصر کی بات کی اور پھر واپس آکر اپنی لاٹھی سنبھالی اور اسے لے کر جلسہ کے پنڈال میں جا بیٹھے۔

جلسہ گاہ کی کارروائی سے قبل حضرت صاحب کا ایک خصوصی روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ پھر حضور انور کی ارسال کردہ میاں محمد بخش صاحب کے پنجابی کے منتخب اشعار پر مشتمل ایک کیسٹ بھی سنائی گئی۔

پہلے بھی حضور نے میاں محمد بخش صاحب کے شعر ؎

دشمن مرے تے خوشی نہ کریئے سجناں وی مرجانا
ڈیگر تے دن گیا محمد اوڑک نوں ڈب جاناں

کے پہلے مصرع سے ایک خطبہ شروع فرمایا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور انور جناب میاں محمد بخش صاحب کے کلام کو پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ واپس وطن پہنچتے ہی آپ کے مستند اور مصدقہ کلام کی تلاش شروع کی اور اس سلسلہ میں جہلم اور کھڑی شریف آزاد کشمیر جانا بھی ضروری ہو گیا ہے۔ جو اس پنجابی صوفی شاعر کا مدفن ہے۔

۱۹ر دسمبر کی رات بیت الاقصٰی میں جناب چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال کی زیر صدارت ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی ربوہ سے صدر مجلس کے علاوہ راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کی نعت بہت پسند کی گئی مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے احمدی شعرائے کے کلام نے بہت داد لوٹی۔ کراچی سے ہمارے مایۂ ناز شاعر جناب عبید اللہ صاحب علیم کے کلام کی بے حد مقبولیت کے باعث انہیں دو نظمیں پڑھنے کی خصوصی اجازت صدر مجلس نے دی۔ سب شعرائے کرام کے اسمائے گرامی بھی یاد نہیں۔ کلام ایک سے ایک بڑھ کر تھا۔ یہ ایک یادگار مشاعرہ تھا۔ حشو و زوائد سے پاک کلام درد مند دلوں کی صدا دلوں سے نکلی اور سیدھی دلوں پہ ہی جا اتری۔

اے کاش اس روح پرور اور ایمان افروز محفل کی کارروائی ریکارڈ ہو سکی ہوتی تو میں اپنے ٹیڑھے میڑھے الفاظ کی تائید میں اسے پیش کر دیتا۔

۲۰ر دسمبر کو جلسہ کا آخری دن تھا صبح ہی سے موسلا دھار بارش شروع ہوگئی چنانچہ مردانہ جلسہ کی کارروائی بیت الاقصٰی میں اور زنانہ جلسہ کی کارروائی بیت المبارک میں ہوئی اختتامی خطاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا تھا وہی اس اجلاس کی کارروائی کے دوران صدر مجلس تھے۔ آپ کا خطاب بڑا جامع لیکن موسم کی خرابی کے باعث مختصر تھا۔

آخر میں اختتامی دعا ہوئی دعا شروع کرانے سے قبل اپنے اور ہم سب کے محبوب کی بانیل مرام واپسی کے لئے بڑے مؤثر اور درد انگیز الفاظ میں تحریک کی اور یہی سب سامعین کے دل کی آواز تھی۔ ؏

دگر بہار نہ باشد مرا بہار توئی

پھر کیا تھا ضبط کے سب بندھن ٹوٹ گئے۔ مرغان بسمل کی تڑپ دیدنی تھی اپنے سمیع و مجیب مالک سے بہت کچھ مانگا اور یقین ہے کہ وہ بے حساب عطا کرے گا۔

۲۱ر دسمبر کو دو بسوں پر مشتمل ۹۰ افراد پر مشتمل قافلہ ۹ بجے صبح کے قریب قادیان سے روانہ ہوا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف مہمانوں کو الوداع کہنے کے لئے اس جگہ پر جہاں بسیں کھڑی تھیں تشریف لائے ہر ایک مہمان سے ملاقات کی اور جب روانگی کے لئے قافلہ تیار ہو گیا تو آپ ہی نے دعا کروائی اور یہ قافلہ بار بار قادیان آنے کی تمنائیں مہجور دلوں میں لئے روانہ ہوا بہت دور تک قادیان کے در و دیوار نظر آتے رہے پھر آگے کئی میل تک منارۃ ... ضوفشانی کرتا رہا اور نظریں مسلسل اسی پہ جمی رہیں اس دوران دلوں سے بڑی درد مندی کے ساتھ دعائیں نکلتی رہیں تین دن قبل ہمارا قادیان پہنچنا بھی عجیب ایک روحانی کیف عطا کر گیا تھا۔ اور ۲۱ر دسمبر کو وہاں سے واپسی ایک گونہ مستی کے عالم میں ہو رہی تھی۔ اسی روز مرزا غالب کا قول بڑا موزوں اور پیارا لگ رہا تھا۔ ؎

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

کھیل اور کھلاڑی

پہلے ورلڈ کپ سے لیکر ساتویں ورلڈ کپ تک ٹیموں کی پوزیشن

گزشتہ دنوں لاہور میں عالمی ہاکی کپ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں ہالینڈ نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی اور پاکستان نے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ مہمان ٹیمیں اپنے اپنے وطن کو روانہ ہو رہی ہیں پاکستان کو ان کی میزبانی پر فخر ہے۔

سال	۱۹۷۱ء	۱۹۷۳ء	۱۹۷۵ء	۱۹۷۸ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۶ء	۱۹۹۰ء
شہر	بارسلونا	ایمسٹرڈیم	کوالالمپور	بیونس آئرس	بمبئی	لندن	لاہور
ٹیمیں	۱۰	۱۲	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲
پاکستان	پہلی	چوتھی	دوسری	پہلی	پہلی	گیارہویں	دوسری
ہالینڈ	چھٹی	پہلی	نویں	دوسری	چوتھی	ساتویں	پہلی
انڈیا	تیسری	دوسری	پہلی	چھٹی	پانچویں	بارہویں	دسویں
آسٹریلیا	آٹھویں	-	پانچویں	تیسری	تیسری	پہلی	تیسری
سپین	دوسری	پانچویں	آٹھویں	پانچویں	گیارہویں	پانچویں	چھٹی
مغربی جرمنی	پانچویں	تیسری	تیسری	چوتھی	دوسری	تیسری	چوتھی
انگلینڈ	-	چھٹی	چھٹی	ساتویں	نویں	دوسری	پانچویں
کینیا	چوتھی	بارہویں	-	-	-	-	-
ملائشیا	-	گیارہویں	چوتھی	دسویں	دسویں	-	-
فرانس	ساتویں	-	-	-	-	-	ساتویں
جاپان	نویں	دسویں	-	-	-	-	-
ارجنٹائن	دسویں	نویں	گیارہویں	آٹھویں	بارہویں	چھٹی	نویں
نیوزی لینڈ	-	ساتویں	ساتویں	-	ساتویں	نویں	-
روس	-	-	-	-	چھٹی	چوتھی	چھٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیلجیئم	-	آٹھویں	-	چودھویں	-	-	-
پولینڈ	-	-	دسویں	نویں	آٹھویں	آٹھویں	-
گھانا	-	-	بارھویں	-	-	-	-
کینیڈا	-	-	-	گیارھویں	-	دسویں	گیارھویں
آئرلینڈ	-	-	-	بارھویں	-	-	بارھویں
اٹلی	-	-	-	تیرھویں	-	-	-

موجودہ عالمی کپ میں پاکستان کی شکست کی وجوہات پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی ہے کہ انٹرنیشنل ہاکی کے بدلتے ہوئے قوانین اور آسٹروٹرف تکنیک نے جیتنے کے چانسز یورپ کے حق میں زیادہ کر دیئے ہیں۔ کیونکہ ان بادسائل ممالک نے اپنے کھلاڑیوں کے لئے پریکٹس کی خاطر درکار آسٹروٹرف گراؤنڈوں کی فراخدلانہ فراہمی، جدید ترین کوچنگ، ممکنہ مالی وسائل اور ترغیبات کے ذریعے اس کھیل کو عروج تک پہنچانے کا عزم صمیم کر رکھا ہے اس کپ میں حصہ لینے والی تمام ٹیمیں مضبوط اور جسمانی طور پر فٹ ہیں۔ البتہ ہاکی کے لئے کھیل کی جان پنیلٹی کارنر کی خصوصی مہارت بعض کھلاڑیوں کا انفرادی کمال ہے جو اس میچ میں دیکھنے میں آیا جیسا کہ ہالینڈ کو یہ خصوصی تربیت حاصل ہے۔ پاکستان کو اپنی پوزیشن برقرار رکھنے اور آگے جانے کے لئے اپنی سب سے بڑی کمزوری پنیلٹی کارنر سے عدم استفادہ کو دور کرنا ہوگا۔ حالیہ میچوں میں ہم نے مواقع ضائع کئے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ آئندہ ہماری تمام پریکٹس اور توجہ کا محور پنیلٹی کارنر اور پنیلٹی سٹروک میں مہارت ہونا چاہیئے اب ہماری قومی ہاکی ٹیم کے لئے بڑے چیلنج نومبر ۱۹۹۰ء میں چیمپئنز ٹرافی، ایشیائی چیمپئن شپ کا دفاع اور اولمپک ٹورنامنٹ ہیں جن کے لئے تیاری ہمیں مزید کوئی وقت ضائع کئے بغیر کر دینی چاہیئے۔

پاکستان اس ٹورنامنٹ کے انعقاد پر بطور میزبان اس اعزاز پر فخر کر سکتا ہے اس ٹورنامنٹ کے دوران غیر ملکی ماہرین منتظمین اور ٹیکنیکل ڈیلیگیٹس نے اس ٹورنامنٹ کے انتظامات، مہمان ٹیموں کی خوراک و رہائش کا انتظام، انکی خاطر مدارات اور ہاکی کے شائقین کے جذبۂ ستائش کو سراہا ہے۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن بھی بجا طور پر مبارکباد کی مستحق ہے

بقیہ از ارشادات امام (الثالث)

منہ میں لقمہ ہوتا ہے۔ میرے ہاتھ سے جو اس نے لیا، جب بچے کی طرف کرتا ہوں تو وہ منہ مار کے اس کو بھی چھیننے کی کوشش کرتی ہے۔ انسان کو جہاں یہ کہا کہ دائیں ہاتھ سے کھا وہاں یہ کہا کہ اگر اکٹھے کھا رہے ہو یا ویسے بھی تو ...... جو تیرے سامنے ہے، اسے کھا، یہ نہیں کہ ادھر اُدھر ہاتھ مار کے اور پسند کی بوٹیاں، اگر پلاؤ کا تھال ہے تو چکن کے ایک شخص کھانا شروع کر دے اور دوسرا شخص جو ہے وہ ہاتھ ہی کھینچ لے۔ ایک ہماری عربی کتابوں میں واقعہ آتا ہے۔ وہ اس وقت مجھے یاد آیا۔ ایک شخص نے لکھا ہے۔ بدّو سردار تھا اس نے کہا کہ میری بیوی سامنے میرے، کھانا رکھتی تھی تو میری بیٹی ساتھ میرے، کھایا کرتی تھی، وہ کہتا ہے اتنی ذہانت اس میں اور اتنی شرافت اس میں اور ادب انسانی سے واقف اور باپ کا خیال رکھنے والی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جس لقمے کی طرف میری نگاہ اٹھی ہو اس کا ہاتھ اس طرف اٹھ گیا ہو، پھر وہ بڑی ہوئی بیاہی گئی اپنے سسرال چلی گئی اور اس کی بجائے اس کا چھوٹا بھائی میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگیا تو اس کا یہ حال تھا وہ کہتا ہے کہ جس لقمے کی طرف میری نظر اٹھتی تھی اس لقمے کی طرف اس کا ہاتھ اٹھتا تھا۔ یہ مثال بتاتی ہے کہ جب پالش ہو جائے ایک حسن، آداب کہتے ہیں اس کو، آداب آجائیں، صحیح، تو فرق پڑ جاتا ہے انسان انسان میں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء)

آپ کا خط ملا

محترم عبد الغنی صاحب ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ کورٹس جھنگ۔ آپ کا خط مل گیا ہے اور ہم تہ دل سے آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہمیں یاد فرمایا۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہ نوازش جاری رکھیں، اگر آپ اپنی پریکٹس کے تجربہ کی بناء پر ہمیں مختصر مضامین ارسال فرماتے رہیں تو یقیناً ہمارے قارئین آپ کے ممنون ہونگے۔

کسی مضمون کا بقایا جو کسی اور صفحہ پر دینا پڑتا ہے (ماسوا اگلے صفحہ کے علاوہ) وہ صحافتی مجبوری ہوتی ہے۔ مثلاً پہلے صفحہ کا بقیہ دوسرے صفحہ پر نہیں آسکتا اس لئے کہ دوسرا صفحہ اداریہ وغیرہ کے لئے مخصوص ہے۔ اگر بقیہ صرف چند سطور کا ہو تو اسے اگلے صفحہ کے بیچ میں تو دیا جا سکتا ہے لیکن ان چند سطور سے اگلا صفحہ شروع نہیں کیا جا سکتا۔

بہرحال ہم آپ کی تجاویز کے لئے آپ کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

(مدیر)

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

○ مکرم محمد شریف احمد صاحب آف رام باڑی ضلع کوٹلی کا بیٹا جمیل احمد بیمار ہے

○ مکرم محمد اسماعیل صاحب خالد (سندھ) بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ محترمہ فرحت مسعود صاحبہ (ڈسکہ) درخواست دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اور عمر پانے والی اولاد عطا فرمائے۔

○ مکرم عبد الرحیم صاحب یونس کی ٹانگوں میں تکلیف ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دعائے نعم البدل

مکرم لیاقت علی صاحب (لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا عطا فرمایا تھا جو پیدائش کے چند گھنٹے بعد فوت ہو گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

○ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب قمر سکنہ چک نمبر ۴۳ جنوبی ابن مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب طاہر کا نکاح عزیزہ فرحت ناہید صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الرزاق گوندل صاحب آف چک نمبر ۹۹ شمالی کے ساتھ بعوض ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے بیت الذکر سرگودہا میں مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۹۰ء کو پڑھا۔

○ عزیزہ راشدہ پروین بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر ۶۴۴۔ گ۔ ب ضلع فیصل آباد کا نکاح مورخہ ۱۶ر فروری بعد نماز جمعہ بیت الحمد چک نمبر ۶۴۴ گ ب فیصل آباد میں مکرم شفیق احمد صاحب ولد مکرم مقصود احمد چک بہوڑو ۱۸۔ ر۔ب ضلع شیخوپورہ حال مغربی جرمنی کے ساتھ بعوض ۲۰،۰۰۰ ہزار حق مہر پر پڑھا گیا۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے

اعلان گمشدگی

○ ایک عدد طلائی زنجیر مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء کو دار الرحمت شرقی سے بہشتی مقبرہ جاتے ہوئے گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے مہربانی فرما کر دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔ شکریہ

(منور احمد اعوان)

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ ملفوظات اور حضرت امام جماعت کے ارشادات خود پڑھتے وقت اپنے بچوں اور دیگر عزیزوں کو بھی ضرور سنایا کریں۔ بچوں میں خاص طور پر یہ شوق پیدا کریں کہ وہ ان تحریروں کو خود پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں

ھوالشافی

بولان میڈیکل اینڈ سکن کلینک

بالمقابل لنگرخانہ ۱ دار الصدر جنوبی

جملہ امراض کے علاوہ امراض جلد کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر مبین الحق خان

میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ سابق میڈیکل آفیسر ہسپتال برائے امراض جلد۔ راولپنڈی

اوقات کار:- موسم گرما ـــ شام ۵ تا ۹ بجے
موسم سرما ـــ شام ۴ تا ۸ بجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر ہسپتال کے نادار مریضان کیلئے

عطیہ دہندگان

۱۔ مکرم مرزا محمد اکرم صاحب آف برطانیہ بذریعہ ڈاکٹر ناصرہ صبیحہ صاحبہ ـ/۲۰۰۰ء
۲۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ یو کے بذریعہ مکرم وحید احمد صاحب ربوہ ـ/۱۰۰ء
۳۔ مکرم چوہدری خالد احمد صاحب گوراَیا ربوہ ـ/۱۰۰"
۴۔ مکرمہ مسز محمودہ بشیر صاحبہ نارنگ منڈی ـ/۵۰۰"
۵۔ مکرم نواب الدین صاحب ربوہ ـ/۲۵"
۶۔ مکرم معراج الدین خالد صاحب ربوہ ـ/۱۰"
۷۔ مکرمہ شمیم سرور صاحبہ دارالعلوم ربوہ ـ/۱۶۰۰"
۸۔ مکرمہ تسنیم طاہر صاحبہ دوبئی ـ/۲۵۰"
۹۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ والدہ ڈاکٹر مبین الحق صاحب ربوہ ـ/۲۵۰"
۱۰۔ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ربوہ ـ/۱۰۰"
۱۱۔ مکرمہ روبینہ یاسمین صاحبہ ربوہ ـ/۵۰"
۱۲۔ " سیدہ مبارکہ صاحبہ ربوہ ـ/۵۰"
۱۳۔ مکرم نثار احمد صاحب چیمہ ربوہ ـ/۱۰۰"
۱۴۔ مکرم ڈاکٹر مسترشد احمد صاحب ربوہ ـ/۱۰"
۱۵۔ مکرم بشیر احمد صاحب گوندل سنجوال ربوہ ـ/۱۵۰"

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل خاص سے نوازے اور ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

ضرورت ڈرائیور

ساہیوال میں جماعت کے ایک دوست کو صحت مند کار ڈرائیور کی ضرورت ہے عمر چالیس کے لگ بھگ ہو۔ خدمتِ سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے دوست اپنے حلقہ کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

باتصویر احمدی جنتری ۱۹۹۰ء | ضخامت ۶۰ صفحات

قیمت ـ/۸ بیرونی ممالک ایک پونڈ
الشرکت ربوہ۔ افضل برادرز۔ ربوہ
میگزین لین صدر۔ کراچی

مرتبہ
شیخ عبدالماجد
لاہور

کار برائے فروخت

کرولا ۷۴ء (کوئٹہ نومبر ۸۳) ۔ فل لوڈڈ اچھی حالت میں، برائے فروخت یا سوزوکی کیری ۸۲ سے تبادلہ مطلوب ہے۔
عزیز احمد خان۔ ۳۔ بیت العزیز
رحمٰن کالونی، ربوہ فون: ۴۱۴

نوٹس داخلہ ‖ الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ)

فون: ۵۹۲

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور چھ ماہ کے کورسز میں داخلہ جاری ہے۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ان ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں
کلاسیں ۱۰ مارچ سے شروع ہونگی اور
لیٹ داخلہ ۱۰ اپریل تک جاری رہے گا

بیکار نہ رہیئے، ہنر سیکھیے

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ اسمبلی نے آفتاب شعبان میرانی کو وزیر اعلیٰ منتخب کر لیا ہے۔ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ سید قائم علی شاہ نے کل استعفیٰ دے دیا تھا۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ میرانی منجھے ہوئے سیاست دان ہیں اور اکثریت کے اعتماد کے حامل ہیں۔ سندھ اسمبلی کے جس اجلاس میں نئے وزیر اعلیٰ کا انتخاب کیا گیا اس میں ایم کیو ایم کے اراکین شامل نہیں ہوئے۔

○ وفاقی وزیر میاں غلام محمد احمد مانیکا کی لاہور میں رہائش گاہ واقع گلبرگ پر گذشتہ رات ۳ بجے اندھا دھند فائرنگ کی گئی جس سے کوٹھی کے پورچ میں کھڑی ہوئی دو کاروں کو شدید نقصان پہنچا

○ امریکہ کی طرف سے فرانس کے پاکستان کو ایٹمی پلانٹ دینے کے اعلان پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا گیا ہے۔ بعض مغربی ملکوں کے سفارت کاروں نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ اب وہی واقعات دہرائے جائیں گے۔ جو ۱۹۷۷ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی ایٹمی خواہشات کے نتیجے میں پیش آئے تھے۔

○ مولوی حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف جھنگ میں تیسرے روز بھی پہیہ جام ہڑتال رہی۔ شہر سے کرفیو اٹھا لیا گیا ہے۔ تمام تعلیمی ادارے ابھی بھی بند ہیں۔

○ وفاقی وزیر خواجہ طارق رحیم نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے غیر آئینی اقدامات کی رپورٹ صدر کو پیش کر دی گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے آئی جے آئی کے ۲۰ اراکین پنجاب اسمبلی کے نام وزیر اعظم کو دے دیئے ہیں جنہوں نے مسٹر کھر کی حمایت کا وعدہ کیا ہے۔

○ آسٹریلیا نے پاکستان کو ہرا کر ورلڈ سیریز کرکٹ کپ جیت لیا۔ فائنل کے دوسرے مقابلے میں بھی آسٹریلیا نے پاکستان کو ہرا دیا۔

غیر ملکی خبریں

○ عرب تعاون کونسل کا سربراہ اجلاس عمان میں ختم ہو گیا ہے۔ مصر، اردن، عراق اور شمالی یمن کے لیڈروں نے سوویت یونین اور مشرقی یورپ میں ہونے والی تبدیلیوں کے عرب ملکوں پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں مقبوضہ عرب علاقوں میں سوویت یہودیوں کو بسانے کے اسرائیلی اقدامات پر گہری تشویش ظاہر کی گئی۔ انہوں نے صورتحال سے نپٹنے کیلئے ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

○ لبنان کی بندرگاہ جیونے سے پچاس کلومیٹر دور قبرص کی ایک مسافر کشتی پر راکٹوں سے حملے میں کم از کم دو افراد ہلاک اور تیرہ زخمی ہو گئے۔ حملے میں کشتی کو آگ لگ گئی۔ کشتی کے عملے نے الزام لگایا ہے کہ حملہ شام کی جنگی کشتی نے کیا ہے حادثے کی اطلاع ملتے ہی یونانی قبرص میں مقیم برطانوی فوج کے تین ہیلی کاپٹر اور کئی میڈیکل ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں جہاں زخمیوں کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے

○ بھارت کے صوبے پنجاب میں تشدد کے واقعات میں سات افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ سوویت یونین میں جھیل اونیگا کے قریب ایک مال گاڑی کے حادثے کے باعث سینکڑوں ٹن خام تیل بہنا شروع ہو گیا ہے اور خدشہ ہے کہ پورا علاقہ آلودگی کا شکار ہو جائے گا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس تیل پر قابو نہ پایا گیا تو یہ تیل جھیل کے پانی میں مل جائے گا جس سے نہ صرف آبی پرندوں اور جانوروں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی بلکہ علاقے کا نباتاتی حسن بھی بُری طرح متاثر ہوگا۔

پتہ